بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

نگران اصول
مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

نمبر ۱	ماہ مئی ۱۹۳۹ء مطابق ماہ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ	جلد ۷

محدث کا ساتواں سال

محدث کا پچھلا نمبر پڑھنے والے معلوم کر چکے ہوں گے کہ مئی ۱۹۳۹ء سے اس کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ نئے سال کا تصور آتے ہی دل ودماغ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی، اور ایک سال پہلے کے واقعات ہماری نگاہوں کے سامنے آگئے۔ درد تا قلب مجروح پر ایک ٹھیس سی لگی اور سینے سے ایک آہ سرد نکلکر فضا میں گم ہوگئی۔ قوم وملت کا درد رکھنے والے، رسالہ محدث کے سب سے پہلے بانی وسرپرست جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب مرحوم ومغفور کی وہ دلنوازیاں جو ایسے مواقع پر خصوصیت کے ساتھ زیادہ نمایاں ہو جایا کرتی تھیں، ایک ایک کر کے یاد آنے لگیں۔ یوں تو مرحوم کی عادت ہی تھی کہ جب محدث کا نیا سال شروع ہونیوالا ہوتا ایک مہینہ پیشتر ہی سے مجھے یاد دہانی کرتے رہتے، لیکن پچھلے سال تو انھوں نے اتنی غیر معمولی دلچسپی اور فیاضی سے کام لیا کہ محدث کی شان ہی دوسری ہوگئی، خود اپنے طور پر کوشش کر کے ملک کے اہل قلم فضلاء سے بہترین مضامین حاصل کئے، مدرسہ کے مختلف حصوں کے فوٹو بلاک تیار کرائے۔ ٹائٹیل نہایت خوبصورت اور رنگین نقش ونگار کے ساتھ چھپوایا۔ الغرض محدث اپنی زندگی میں بالکل پہلی بار اس نرالی شان سے وجود میں آیا تھا۔ لیکن آہ اُسے معلوم تھا کہ یہ مرحوم کے آخری لمحات ہیں اور قدرت یہ سب کچھ اسلئے کرا رہی ہے کہ ان کے نیازمندوں کے دلوں میں اس کی چبھتی ہوئی یاد ہر سال تازہ ہوتی رہے۔

دوستو! میرے لئے یہ منظر بڑا ہی درد انگیز ہے کہ اسی مئی ۱۹۳۸ء میں محدث کا شاندار نمبر شائع ہو کر، لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچے ہوئے ابھی شاید دو تین ہی ہفتے گذرے ہونگے کہ مرحوم کی علالت شروع ہوگئی، ہیضے کا سخت حملہ ہوا۔ اور تقریباً آٹھ دس روز بیمار رہ کر ۳۱ مئی اور یکم جون ۱۹۳۸ء کی درمیانی شب میں، اپنی تذکار رو یادگار کے غیر فانی نقوش دلوں میں چھوڑ کر جنت کو سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پس مجھ جیسے نیازمند کیلئے جس نے دس پانچ ہی نہیں، بلکہ تقریباً اٹھارہ سال تک جس کی شفقت و محبت کی گودوں میں پرورش پاکر سب کچھ حاصل کیا ہو، یہ ناممکن ہے کہ مئی کا مہینہ آئے۔ محدث کے نئے سال کی تیاریاں شروع ہوں، اور اس کا دل ماضی کے واقعات سے متاثر ہوئے بغیر رہ جائے۔ ع

دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیوں؟

چنانچہ ایک طرف اگر ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق وعنایت سے چھ سال تک، اس کے دین کی صحیح خدمتیں انجام دینے، اور آئندہ کیلئے بھی اسی راہ پر لگے رہنے کی ہمت اپنے اندر پاکر، تشکر وامتنان سے اپنے دلوں کو معمور پاتے ہیں، تو دوسری طرف نہ صرف اپنے بلکہ عام دنیائے اسلام کے محسن، دین اور علم دین کے سچے خادم، ملک وملت کی بدحالی سے بے چین رہنے والے دردمند بزرگ کی جدائی سے بھی نڈھال ہو رہے ہیں، اس لئے مجھ میں اس وقت اس سے زیادہ کچھ کہنے کی تاب نہیں کہ مرحوم کی دینی خدمات کے صلے میں آپ سے خود ان کے لئے اِن کے پسماندگان کیلئے جو ان کی قائم کی ہوئی راہ میں اپنی جان ومال پوری فیاضی کے ساتھ قربان کر رہے ہیں پرخلوص دعاؤں کی درخواست کروں۔

مرحوم کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ سال کا پہلا پرچہ معمول کے خلاف کسی بہتر صورت میں شائع کیا جائے۔ اسلئے اس نمبر میں بھی ہم نے اس کی کوشش کی ہے کسی ظاہری رنگینیت کی طرف تو قدرتاً کچھ دل مائل ہی نہیں ہوا، ہاں معنوی حیثیت سے صفحات کی تعداد اپنے معمول سے بہت زیادہ بڑھا کر مضامین کا معیار بھی نسبتاً اونچا کر دیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی راہ پر قائم رکھے اور دین قیم کی صحیح خدمتیں انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اُسے قبولیت بخشے۔ اللھم آمین۔

آہ حضرت میاں صاحب مرحوم

از مولوی محمد شمس الدین صاحب شمس گیاوی متعلم .. مدرسہ رحمانیہ دہلی

دمبدم دردِ جگر ہوتا ہی جاتا ہے فزوں
گردشِ گردوں نے مجھکو کر دیا اُف ! سرنگوں

اے دلِ درد آشنا وہ پوچھتے ہیں حالِ دل
داستانِ رنج وغم ان سے کہوں تو کیا کہوں

کیا کہوں آنکھوں سے کیوں بہتا ہے میرے خونِ دل
کس کے غم میں کھو رہا ہوں آج میں صبر وسکوں

حضرتِ شیخ عطاؒ وہ قدردانِ علم وفن
ملتِ بیضا کا غم تھا جسکو جاں سے بھی فزوں

وہ فدائے دین وملت وہ شہیرِ روزگار
جسکو فطرت نے دیا تھا دین کا دردِ دروں

چھوڑ کر وہ بزمِ امکاں سوئے جنت چلدیا
ہے اسی کے غم نے آنکھوں سے بہایا جوئے خوں

شمسِ محزوں کرؒ عطا کے واسطے تو یہ دعا
رحمتیں تیری خدایا اسپہ نازل ہوں سدا